مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس رحمہ اللہ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

چھوٹے گناہوں پر بھی گرفت ہو سکتی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

حضرت انس رضی اللہ عنہ جو آقائے نامدار ﷺ کے خادمِ خاص تھے دس سال آقائے نامدار ﷺ کی خدمت میں رہے سو سال سے زیادہ عمر پائی جنابِ رسالت مآب ﷺ جب تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے آپ ان کی خدمت میں رہے بعد میں آپ بصرہ میں رہنے لگے کبھی کبھی کوفے اور شام بھی تشریف لے جاتے تھے اور حج کے لیے تو تمام اسلاف بکثرت سفر کیا کرتے تھے، اپنے شہر والوں کو آپ نے ایک نصیحت فرمائی لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا کہ تم بہت سے ایسے کام کرتے ہو ھِیَ اَدَقُّ فِیْ اَعْیُنِکُمْ مِّنَ الشَّعْرِ جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں حالانکہ کُنَّا نَعُدُّھَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ [1] ہم جنابِ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ان کو مہلکات میں شمار کرتے تھے یعنی جن کاموں کو آج تم معمولی گناہ سمجھتے ہو اُنہیں ہم آقائے نامدار ﷺ کے زمانہ میں بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے۔

ایک دوسری روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضرت محمد ﷺ کی عاقل ترین

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۳۵۵

بیوی تھیں فرماتی ہیں کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ یَاعَائِشَۃُ اِیَّاکِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ اے عائشہ ! جو چھوٹے چھوٹے اور حقیر گناہ معلوم ہوتے ہیں اُن سے بھی بچتی رہو فَاِنَّ لَھَا مِنَ اللّٰہِ طَالِبًا [۱] کیونکہ ان چھوٹے گناہوں پر بھی اللہ کی طرف سے گرفت ہوسکتی ہے جیسا کہ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک عورت نے بلی کو محبوس کر رکھا تھا اُس کو نہ کھلاتی اور نہ پلاتی آخر کار وہ بلی مرگئی تو خدا تعالیٰ نے اِسی گناہ کے سبب اسے دوزخ میں ڈال دیا۔

بلی جو ایک حیوان ہے اُس پر ظلم کرنے سے وہ عورت جہنم میں ڈالی گئی تو جو لوگ انسانوں کو ستاتے ہیں یا قتل کرتے ہیں اُن کا کیا حال ہوگا ؟

یہ یاد رکھو کہ جو معمولی چیز کو معمولی گناہ سمجھ کے کرتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ معمولی گناہ سے کیا حرج ہوتا ہے تو اُس کو اُس گناہ کی عادت پڑ جائے گی اور پھر اسی معمولی گناہ کو ہمیشہ کرنے سے رفتہ رفتہ یہ حالت ہوجائے گی کہ پھر بڑے گناہ کو بھی معمولی ہی سمجھے گا اس لیے چھوٹے گناہوں سے بھی احتراز کرنا لازم ہے، اگر بڑے بڑے گناہوں کے کرنے کا خدشہ نہ بھی ہو تب بھی چھوٹے چھوٹے اور صغیرہ گناہوں سے بچنا ضروری ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی نیکی اللہ کو اتنی پسند آجائے کہ اس پر انسان کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں اور بظاہر وہ چھوٹی سی نیکی ہو، اسی طرح اس کے برعکس یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی عمل جو آپ کی نظر میں معمولی گناہ ہو خدا کے نزدیک بڑا ہو کیونکہ اعمال کا وزن خود عمل کرنے والا نہیں کرسکتا۔ آپ روزمرہ دیکھتے ہیں کہ بیٹا کہتا ہے کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی تھی کہ والد صاحب خفا ہوں معمولی سی بات تھی، اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ بیٹے کی اپنی نظر میں وہ معمولی بات تھی مگر باپ کی نظر میں وہ ایسی تھی کہ اِس پر وہ خفا ہوگیا بلکہ یہ بھی ہوتا ہے کہ باپ مارتا پیٹتا ہے حتی کہ گھر سے نکال دیتا ہے۔

ایک جلیل القدر صحابی جنابِ رسول اللہ ﷺ کی کوئی بات نقل کر رہے تھے، بیٹے نے اس کی ناپسندیدگی ظاہر کی، صحابی نے قسم کھائی کہ میں تجھ سے کبھی نہ بولوں گا اور واقعی پھر کبھی نہ بولے ! !

[۱] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۳۵۶

دین کی تمام باتوں کا ایسا ہی عالی اور بلند مقام ہے اگر ان کے بارے میں حقارت یا استخفاف (ہلکا پن) ظاہر کرے تو بہت ہی گناہ کی بات ہے اور ڈر کا مقام ہے۔ اگر کسی مسلمان کے دل میں ایسی بات آئے تو اسے وسوسہ سمجھ کر دل میں جگہ نہ دے اور وسوسہ کا علاج یہی ہوتا ہے کہ وسوسہ کی طرف سے بے پروائی کر کے دوسری طرف لگ جائے وہ خود ہی جاتا رہتا ہے لہٰذا نہ کوئی مسلمان کسی گناہ کو خفیف جانے نہ کسی شرعی حکم کو سن کر اُسے کمتر سمجھے بلکہ اگر دل میں ایسا خیال آئے تو اُسے وسوسہ سے زیادہ درجہ نہ دے یہی سلامتی کا راستہ ہے۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۳ر فروری ۱۹۶۸ء)